السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بستی جگت پور میں ایک مسجد ہے جس کےلیے کوئی وقف زمین نہیں اوروہ مسجد جس زمین پر بنائی گئی ہے اس کے بعض حصہ کی مالک ایک عورت ہے جوکہ اپنے حصے کووقف کرنے پرراضی نہیں ہوتی ۔ بعدازاں وہ تمام زمین نیلام ہوگئی اورجماعت کے لوگوں نے ایک نئی مسجد دوسری زمین پر بنالی ہے ، جس میں جماعت کے تقریبا تمام مسلمان نماز پڑھتے ہیں سوائے چندافراد کے اوروہ چند افراد مسجد قدیم میں نمازپڑھتے ہیں ۔ اب بتلائیے کس مسجد میں شرعاً نمازدرست ہوگی ؟ بینو بالدلیل وتوجرواعندا لجلیل ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ السائل : محمد حسین ضلع تریورہ ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہوکہ کوئی زمین مسجد کا حکم نہیں پاسکتی جب تک اس کواس کامالک وقف نہ کردے اوراس سے مالک زمین کا تعلق اٹھ نہ جائے اوراس کاکوئی حق اس میں باقی نہ رہے ۔ اورچوں کہ بستی جگت پورکی مسجد زمین کی ایک حصہ دارعورت اپنے حصے کووقف کرنے پرراضی نہیں ہے ، اس لیے یہ مسجد کے حکم میں نہیں قراردی جائے گی ، لیکن اگراس عورت نے اورحصے داروں کی طرح بغیر وقف کئے ہوئے لوگوں کی اس میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دی ہے تواس میں بلاکراہت نمازجائز ہے ۔

دوسری نئی مسجدکی زمین اگرموقوفہ ہے توبلاشبہ وہ مسجد شرعاً ہمیشہ کےلیے مسجدہوگئی جس کی بیع وشراء جائزنہیں ۔ اگرایسی مسجد منہدم بھی ہوجائے اوراس کانام ونشان بھی باقی نہ رہے تب بھی اس کی زمین ہمیشہ کےلیے مسجد ہی رہتی ہے اورکبھی بھی وقف کرنے والے یااس کے وارثوں کی ملکیت میں نہیں آتی ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

کتبہ عبیداللہ المبارکفوری الرحمانی المدرس بمدرسۃ دارالحدیث الرحمانیہ بدہلی 27 جون 1941ء

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 198

محدث فتویٰ